بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرک

لا الہ الا اللہ

اسلام میں داخل ہونے کے لیے جس بات کا اقرار کرنا پڑتا ہے وہ یہی کلمہ ہے کہ (کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے) اور جو اقرار کرتا ہے عبد کہتے ہیں (بندہ) اللہ اور عبد کا رشتہ الہ سے منسلک ہے اور جب تک الہ سمجھ میں نہ آے عبد کا معبود سے رشتہ ہو ہی نہیں سکتا۔

جب ہم کہتے ہیں اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں اسکا مطلب یہ کہ بندہ اللہ کے سوائے بھی کسی کو معبود بناتا ہے اللہ کے سوا یا اللہ کے ساتھ وہ کسی کو اپنا معبود بناتا ہے تو اِسے شرک کہتے ہیں اور شرک سے بڑا گناہ یا جرم کوئی نہیں دین کا سارا دارومدار اسی پر قائم ودائم ہے۔
امام مہدی موعود علیہ السلام سے جب کسی نے یہ پوچھا کہ قرآن کا نچوڑ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا چاروں آسمانی کتب یعنی طوریت' انجیل' زبور اور فرقان کا نچوڑ ایک ہی جملہ میں کہتا ہوں اور وہ ہے۔ لا الہ الا اللہ

اس ایک جملے یعنی لا الہ الا اللہ کی ماہیت یا حقیقت جاننے اور سمجھنے کے بعد ہی انسان اللہ کی صحیح بندگی کا حق ادا کرسکتا ہے یہ اللہ کا بہت بڑا اکرم واحسان ہے کہ اس نے اس حقیقت کو سمجھنے اور جاننے کے لیے پیغمبروں کے ذریعہ صحیفے نازل فرمائے جن میں آخری کتاب قرآن مجید ہے۔ جو بلاشبہ ہر انسان کے لیے راہِ ہدایت ہے۔ جو حضور محمد ﷺ پر نازل ہوئی اور جس کی حفاظت کی اللہ نے خود ذمہ داری لی ہے اور حضورؐ نے بلاکم وکاست ہم سب تک پہنچا دیا۔

اللہ تعالی قرآن مجید میں فرماتا ہے: نہیں پیدا کیا ہم نے جن اور انسان کو سوائے ہماری عبادت کے لیے یعنی انسان کی مقصد پیدائش بیان فرماتا ہے۔ اللہ کی عبادت ہے عبادت صرف پرستش یا پوجا نہیں بلکہ کامل محکومیت کا نام ہے اللہ کے ہر حکم کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے کا نام ہے۔ یہیں سے شرک کا آغاز ہوتا ہے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسان اللہ کے احکامات پر عمل کر رہا ہے لیکن وہ صحیح معنوں میں اللہ کے احکامات پر عمل نہیں کرتا بلکہ اپنے نفس اور شیطان کو بھی حاکم بناتا ہے اور جس گھرانے میں پیدا ہوتا ہے وہاں کے رسم ورواج کو تقلیدی انداز میں اپنا لیتا ہے بہت کم لوگ زندگی کے صحیح مقصد کو جاننے یا سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان میں بھی کم لوگ حقیقت جاننے کے لیے بے چین رہتے ہیں کیونکہ اس کے لیے بہت محنت اور سر کھپانا پڑتا ہے۔ انسان جس ماحول میں پیدا ہوتا ہے اس ماحول کے اثرات اسکے وجود میں شامل ہوتے ہیں یہ ایک فطری تقاضہ ہے لیکن جب شعور آتا ہے تو وہ مختلف حالات کا مشاہدہ کرتا ہے اسکی اپنی ایک ذات

پروان چڑھنے لگتی ہے وہ گھر کے ماحول سے نکل کر باہر کے ماحول کا بھی جائزہ لینے لگتا ہے اس میں سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے یہاں سے اسکا امتحان شروع ہوتا ہے وہ حق جاننے کے لیے کیا رویہ اختیار کرتا ہے۔قرآن کی ایک آیت ہے سورہ فصلت میں (ہم انکو دکھایں گے اپنی نشانیاں آفاق میں اور انکے نفسوں میں تا کہ حق ان پر واضح ہو جائے)

سورہ فرقان کی یہ آیت (کیا تم نے دیکھا؟ جس نے بنایا اپنا معبود اپنی خواہش کو کیا تم اسکے ذمہ دار ہو گے)

یہاں الہ انسانی خواہش نفس کو بتایا جارہا ہے شرک کی سب سے بڑی اور اہم وجہ اسکی اپنی خواہش نفس ہے گویا جس نے اپنے خواہش نفس کو اللہ کے احکامات کے تحت کرلیا وہ شرک سے بچ گیا۔

آیئے! ذرا دیکھتے ہیں کہ انسان کہاں کہاں شرک کے معاملے میں مغالطہ میں رہتا ہے شرک جلی ہو کہ شرک خفی' شرک' شرک ہی ہوتا ہے۔ جو آپ کو صراط مستقیم پر چلنے سے باز رکھتا ہے۔ شرک جلی آسانی سے جانا پہچانا جاسکتا ہے جب کہ شرک خفی کو جاننے کے لیے غور و فکر اور محنت کرنی پڑتی ہے۔

اصنام پرستی' سورج' چاند' ستارہ پرستی' شخصیت پرستی' اور پھر انا پرستی یہ سب کے سب شرک جلی کے زمرہ میں آتے ہیں ہم اگر چہ کہ بت پرستی اصنام پرستی' سورج' چاند یا ستارہ پرستی نہیں کرتے مگر شخصیت پرستی اور انا پرستی سے نہیں بچ سکے۔

شخصیت پرستی کے بھی دو قسم ہیں۔ایک گزرے ہوے اشخاص کی شخصیت پرستی اور دوسری زندہ لوگوں کی شخصیت پرستی۔

گزرے ہوے لوگوں میں اپنے آبا و اجداد معروف بزرگانِ دین و اولیا اللہ اصحاب خاتمین اور انبیا علیہ السلام انکی محبت عقیدت اس قدر انکے پاس ہوتی ہے کہ انکی کہی ہوئی بات کو (جو روایات یا لکھی ہوئی بات ہو ان سے منسوب کی جاتی ہے) چاہے وہ قرآن کے خلاف ہی کیوں نا ہو اسکو دلیل بنا کر اسپر عمل کیا جاتا ہے۔اور عین دین سمجھا جاتا ہے۔

زندوں میں اپنے ماں باپ مرشد و استاد یا ایسے اشخاص کی جن سے عقیدت ہوتی ہے ان سے اسقدر متاثر ہوتے ہیں انکی ہر بات کو حرف آخر سمجھتے ہیں یہ ساری باتیں صرف اور صرف قرآن سے دور ہونے کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

دنیا میں انسان ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہوتے ہیں۔سب انسان برابر سب انسان یکساں ہیں۔کسی کو کسی پر فوقیت نہیں ماں باپ' مرشد مرید' استاد شاگرد' یہ ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہیں ان کے درمیان ادب و اخلاق کا ایک رشتہ ہے۔ان میں فوقیت یا برتری والی کوئی بات نہیں بحثیت انسان سب یکساں ہے رتبہ اور رشتوں کے اعتبار سے بڑے چھوٹے ہوسکتے ہیں اور یہ اللہ کا نظام ہے۔اللہ نے اپنی عبادت کے بعد ماں باپ کی فرمابرداری کا جو حکم دیا اس لیے کہ دنیا میں یہی تخلیق کا ذریعہ ہے اور یہی اللہ کی رحمت ہے۔اسی پر عمل کرنا عبادت ہے عبادت مخصوص نماز روزہ زکوۃ کا نام نہیں بلکہ زندگی کے ہر معاملے میں اللہ کے احکامات کو پیش نظر رکھنے کا نام ہے۔

اللہ نے عام انسانوں کی ہدایت کے لیے اپنے مخصوص بندوں کو انتخاب کر کے ان کے ذریعہ اپنے احکامات پہنچاتا ہے جن کو انبیا اور رسول کہتے ہیں کبھی وحی کے ذریعہ کبھی کلام کے ذریعہ اور کبھی حکم کے ذریعہ شرک سے بچنے کا واحد طریقہ یہ ہیکہ قرآن سے وابستہ ہو جایں یہی وہ کتاب ہے جو متقیوں کو ہدایت (صراط مستقیم) پر چلاتی ہے۔

ہم دن میں پانچ نمازوں کا اہتمام کرتے ہیں ان پانچ نمازوں کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھتے ہیں اور سورہ فاتحہ وحدانیت کا کامل سبق ہے
شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے۔سب شکر وتعریف اس اللہ کے لیے ہے جو سارے عالمین کا رب ہے جو رحمٰن ورحیم ہے۔
جو یوم الدین کا مالک ہے۔ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ہم کو ہدایت دے صراط مستقیم کی۔اس صراط مستقیم
پر جس پر نعمتیں نازل ہوئیں نہ کہ اس صراط پر جس پہ غضب ہوا اور بھٹک گئے ہوں۔ غور کیجیے ان آیتوں پر صاف اور واضح ہیں۔

شرک سے بڑا جرم اور شرک سے بڑا ظلم کوئی نہیں سارے انبیا اور سارے رسولوں کی دعوت کی بنیاد یہی واحدنیت ہے ایک اللہ کی حاکمیت
تسلیم کرنا اور اس کے اس حاکمیت میں کسی کو شریک نہیں کرنا۔

سورہ کہف کی اخری آیت میں جس بات کا ذکر ہے۔اس پر غور فرمایئے رسول اللہ ﷺ سے کہا جا رہا ہے!

کہدو! میں ایک بشر ہوں تمہاری طرح بس میری طرف وحی کی جاتی ہے۔تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے پس جو اپنے رب سے ملاقات
کی امید رکھتا ہو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

اس ایک آیت میں اللہ تعالی نے حقیقت رسولؐ اور حقیقتِ خدا دونوں واضح کر دیئے۔ رسولؐ بشر ضرور ہیں مگر عام بشر کی طرح نہیں۔
اللہ ان پر وحی نازل کرتا ہے اور اسی وحی کو رسولؐ عام انسانوں تک پہنچاتے ہیں گویا رسولؐ ایک واسطہ یا ذریعہ ہے اللہ کے احکامات کو پانے کا
قرآن کی شکل میں ایک مکمل احکامات کی کتاب ہم تک پہنچائی گئی ہے اور رسولؐ نہ صرف اسکو من وعن ہم تک پہونچایا بلکہ اس پر عمل کر کے
دکھلایا۔یعنی رسول ﷺ اللہ کے احکامات کا ایک عملی نمونہ بھی ہوتا ہے۔اللہ نے رسولؐ کو اس لیے بشر کہا کہ جس طرح رسولؐ اللہ کی وحی پر عمل
پیرا ہو کر اللہ کی قربت اور دیدار حاصل کر سکتے ہیں۔بشری تقاضہ کے ساتھ ہم بھی آپؐ کی اتباع میں نیک اعمال اور شرک سے پاک عبادت
کر کے اللہ کی قربت اور دیدار حاصل کر سکتے ہیں۔

احقر فقیر سید احمد اسحاقی اشرف